

اندلس میں :

نعتیہ شاعری کے محرکات و موضوعات

محمد شریف سیالوی

ناقدین کا خیال ہے کہ اسلامی اندلس میں عربی ادب اور علوم دراصل مشرقی روایات ہی کا تسلسل ہیں (۱) مختلف علوم مثلاً عربی لغت و ادب، صرف و نحو، شعر و بلاغت، قراءات و تفسیر، فقہ و تصوف اور فلسفہ و حکمت میں اسلامی دور کے اساطین علم و فن کی گہری چھاپ ہے (۲) اندلسی علماء نے حیرت انگیز حد تک مشرقی علوم کو اپنایا بلکہ ان میں معتدبہ اضافہ بھی کیا، مثلاً شعر میں روایتی اصناف سخن کے علاوہ نظم بدیع، موشحات اور ازجال تو صرف اہل اندلس کی اختراع ہیں (۳) مذکورہ بالا اصناف اور ممتاز شعراء مثلاً ابن المعتز، ابن قرمان وغیرہما پر کئی تحقیقی مقالات لکھے جا چکے ہیں لیکن دینی ادب کے حوالے سے اندلس میں نعتیہ شاعری کے ارتقاء اور محرکات و موضوعات پر کوئی مبسوط کام نہیں ہوا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عربی زبان و ادب میں نمایاں حصہ ان اندلسی علماء کا ہے جو مشرقی اسلامی ممالک سے قرطبہ، شاطبہ، اشبیلیہ، مالقہ اور دیگر بلاد و امصار اندلس میں وارد ہوئے نیز یہ امر بھی حقیقت ہے کہ اندلسی علماء کی خاصی تعداد نے مشرق میں واقع علمی مراکز سے بھر پور استفادہ کیا اور پھر ان ادبی اور علمی روایات کو اپنے ہاں متعارف کروایا (۴)۔

نعتیہ شاعری کے حوالے سے سب سے بڑا محرک تو ایمان بالرسولؐ اور آپؐ کی محبت و اتباع ہے۔ بتقاضائے ایمان ہر مؤمن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قلب و نگاہ فرش راہ کرنے کو تیار رہتا ہے۔ اور جس شخص کو زبان و بیان پر قدرت حاصل ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ بارگاہ رسالتؐ میں ہدیہ عقیدت پیش نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ صدر اسلام سے ہی یہ روایت حضور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے آرہی ہے (۵)

البتہ فقہ و تصوف کے علماء نے نعتیہ شاعری کو محبت و عقیدت کے علاوہ علم کا پیرایہ مہیا کیا ، اندلس میں بھی علماء ، فقہاء اور صوفیاء کا ایک جم غفیر ملتا ہے جنہوں نے یاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گلدستے سجا کر قلب و نظر کی تازگی کا اہتمام کیا ، اس کارخیر میں حکام ، امراء اور سلاطین بھی پیچھے نہیں رہے۔ علامہ مقرئ نے ان محافل کا حال بڑی تفصیل سے پیش کیا (۶)

اندلسی نعتیہ شاعری میں موضوعات اور اسالیب کے لحاظ سے بڑا تنوع ہے۔ تشبیب سے قصیدے کا آغاز ہوتا ہے ، کہیں واردات قلبی کا بیان نمایاں ہے تو کہیں سراپا قدس کی تعریف و ثناء ہے ، معجزات اور کمالات مصطفوی کا تذکرہ بڑی عقیدت سے ہے ، عروض و قوافی کی مناسبت سے قصیدہ بانٹ سعاد (۷) کی تضمین اور وزن پر متعدد قصیدے نظم کیئے گئے ، توشیح ، تخمیس اور تسدیس میں نعتیں لکھی گئیں ، نظم بدیع میں ایسے قصائد ہیں جن میں قافیہ حروف ہجاء کی ترتیب سے آتا ہے ، کہیں قصیدے کے ہر بیت کے اول و آخر میں خاص حرف تہجی کا التزام کیا گیا ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں درود و سلام ، شفاعت کی درخواست ، خلفاء راشدین ، صحابہ و اہل بیت علیہم الرضوان کے ساتھ تعلق خاطر

نعت کے اہم اجزاء تھے۔

ابو زکریا یحییٰ بن محمد بن خلدون (۸۰ < ہ) کا نعت گوئی میں خاص مقام تھا ، وہ ذکر دیار حبیب ، فراق کی صورت میں عاشق کی کیفیات اور سوز و گداز نیز اپنی قلبی واردات کے ساتھ قصیدے کا آغاز کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو (۸)

ماعلی الصبّ فی الهوی من جناح

أن یری حلف عبّرة و افتضاح

وإذا ما المحبّ عیل اضطبارا

کیف یصغی إلى نصیحة لاهی

ترجمہ : محبت میں عاشق کیلئے کوئی حرج نہیں کہ وہ اس کے ساتھ آنسو اور رسوائی دیکھے ، عاشق جب بے صبرا ہو جائے تو وہ کیونکر ملامت کرنے والے کی نصیحت پر کان دھرتا ہے۔

بارگاہ نبویؐ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کا اعتراف اور رب العزت کے حضور جذبہ محبت رسولؐ کو بطور وسیلہ پیش کرتے ہیں (۹)

واخساری یوم القيامة إن لم

یغفر الله زلتی واجتراحی

لم اقدم وسیلة منه إلاّ

حبّ خیر الوری الشفیع الماحی

ترجمہ : ہائے خسارہ ہے بروز قیامت اگر اللہ میری لغزش اور گناہ نہ بخش دے ، میں بجز خیر الوری شفیع و ماحی کی محبت کے کوئی وسیلہ پیش نہیں کر سکتا۔

محبت رسولؐ وسیلہ نجات اور ذریعہ بخشش ہے۔ وادی آش کے عبداللہ بن عبدالعظیم النمیری اسی فکر کو یوں نظم کرتے ہیں (۱۰)

بعثت ودادی و اشتیاقی وسیلہ

و اِنی فی باب الرجاء باسط کفّاً

و اِن ذنوبی کا لجبال رجاحۃ

و جہک یا مولای . ینسفھا نسفا

آخریۃ خلق اللہ شوقی اذا بنی

و کدت بحمل الشوق والحبّ ان افنی

صلاتی و تسلیمی علیک مردّد

اجوز علی حدّا لصراط بہ خطفا

ترجمہ : میں نے اپنی محبت اور شوق کو بطور وسیلہ بھیج دیا ، میں اس درِ امید پر اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے ہوں ، اگرچہ میرے گناہ پہاڑ کی طرح بھاری ہیں لیکن میرے آقا آپ کی محبت انہیں ریزہ ریزہ کر سکتی ہے۔ اے مخلوقِ خدا میں سب سے بہتر! میرے شوق نے مجھے پگھلا دیا اور قریب ہے اس عشق و محبت میں فنا ہو جاؤں ، آپ پر بار بار اپنا درد و سلام پیش کرتا ہوں تاکہ پل صراط کی تیز دھار سے آنکھ جھپکنے میں گزر جاؤں۔

واردات قلبی اور جذبات محبت کی حسین تصویر عبدالعزیز علی الفرناطی کے ہاں ملتی ہے (۱۱)

القلب یعشق والمدامع تنطق

برح الخفاء فکل عضو منطوق

إن كنت اکتّم ما اکن من الجوی

فشحوب لونی فی الغرام مصدّق

فلکم سترت عن الوجود محبّتی

واللمع یفصح ما یسرّ المنطق

فمتی نظرت فانت موضع نظرتی

ومتی نطقت فما بغیرک انطق

یا سائلی عن بعض کنه صفاته

کلّ اللسان وکلّ عنه المنطق

ترجمہ : دل محبت کناں ہے اور آنسو گویا ہیں ، خفاء ہٹ گیا اور ہر عضو بولنے لگ گیا ، اگر میں مخفی عشق کو پوشیدہ بھی رکھتا تو محبت میں رنگت کی تبدیلی اس کی تصدیق کر دیتی ، کب تک میں اس محبت کو چھپا سکوں گا کیونکہ آنسو اس پوشیدہ امر کا اظہار کر دیتے ہیں ، میں جب بھی دیکھتا ہوں میری نگاہوں کا مرکز آپ ہیں ، اور جب بولنا چاہوں تو آپ کے بغیر بول نہیں سکتا ۔ مجھ سے آپ کی صفات کی حقیقت کے بارے پوچھنے والے سن لے کہ زبان و کلام آپ کی توصیف میں کند اور عاجز ہو جاتے ہیں ۔

اثیر الدین ابو حیان مجتہد بن یوسف (متوفی ۲۴۵ھ) نے قصیدہ

بانث سعاد کے وزن پر قصیدہ ترتیب دیا پہلا بیت یوں ہے (۱۲)

لا تعذلاه فما ذوالحبّ معذول

العقل مختبل والقلب متبول

ترجمہ : عاشق کو ملامت نہ کرو عاشق کو ملامت نہیں کی جانا چاہیے اس لئے کہ اس کی عقل خراب ہے تو دل بیمار ۔ اس طویل قصیدہ میں معجزات رسول کا بیان ہے (۱۳)

وکم له معجزا غیر القرآن اثنی

فیہ تضافر منقول و معقول

فللرسول انشقاق البدر نشہدہ

کما لموسی انفلاق البحر منقول

ونبع ماء فرات من اناملہ

کالعين ثرّت فما الہتان ما الفیل

وروی الخمیس وهم زہاء سبعینی

مع الركاب فمشروب و محمول

وردّ عین بکفّ جاء يحملها

قتادة وله شكوى و تعويل

والجدع حنّ اليه حين فارقه

حنين ولها لها المروم متكول

واشبع الكثر من قلّ الطعام ولم

يكن يمعره بالكثر تقليل

وفى جراب ابى هرّ عجائب كم

يمتازنه فمأكول و مسدول

والعنكبوت بياب الفار قد نسجت

حتى كأن رداء منه مسدول

ترجمہ : ..قرآن کے علاوہ بھی آپ کے کئی معجزے ہیں جن پر نقلی اور عقلی روایات بکثرت ہیں ، ہم دیکھتے ہیں رسول اللہ کے لئے شق بدر کا ایسا معجزہ ہے جیسے حضرت موسیٰ کے لئے سمندر کا پھٹ جانا منقول ہے۔ آپ کی انگلیوں سے گویا فرات کا پانی بہہ نکلا جیسے کوئی چشمہ زور دار طریقہ سے پھوٹ نکلسے ، ہتان اور نیل کی یہاں کیا حیثیت! سات سو سے زائد افراد پر مشتمل لشکر بمع اپنی سواریوں کے سیراب ہوا، پانی پیا بھی اور ضرورت کے لئے ساتھ بھی لے لیا گیا، حضرت قتادہ ہتھیلی پر اپنی آنکھ رکھ کر لائے تو اسے صحیح سلامت اپنی جگہ پر لوٹا دیا ، ان کی فریاد اور بھروسہ بھی تو آپ ہی پر تھا ، کھجور کا تنا آپ کی جدائی اور شدید محبت میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اس لئے کہ آپ کی ذات سے مامتا کی سی محبت ہے۔ تھوڑے کھانے سے کئی افراد کو سیر کر دیا ، کھانے والوں کی کثرت کو یہ کم کھانا محروم اور بے توشہ کرنے والا نہ تھا ، حضرت ابو ہریرہ کے توشہ دان کے کتنے عجائب ہیں اس میں سے

کھایا بھی جاتا ہے اور خرچ بھی کیا جاتا ہے، مکڑی غار کے دھانے پر جالا بن دیتی ہے گویا ایک چادر ہے جسے لٹکا دیا گیا ہو۔ ”
 بیان معجزات میں کئی اور نمونے بھی پیش کیے جا سکتے ،
 بغرض اختصار ابوبکر احمد بن جزی کے قصیدے سے چند اشعار درج
 کئیے جاتے ہیں ، اس قصیدہ کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ہر بیت کا
 عجز (دوسرا مصرع) امرؤالقیس (۱۳) کے مشہور قصیدہ سے ماخوذ ہے
 ملاحظہ ہو (۱۵)

الم ترأن الطیبة استشفعت به

تمیل علیہ ہونہ غیر مجفالم

وقال لها عودی فقالت له نعم

ولو قطعوا رأسی لدیک اوصالی

واضحی ابن حجش بالعسیب مقاتلا

ولیس بذی رمح ولیس بنبال

وحسبک من سوط الطفیل اضاءة

کمصباح زیت فی قنادیل ذبال

ترجمہ : کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہرنی آپ سے سفارش کی درخواست کرتی ہے ، بڑے آرام اور بے خوفی سے۔ آپ نے فرمایا لوٹ کر آ جانا تو اس نے کہا ،، ہاں ،، اگرچہ آپ کے پاس وہ میرا سر اور سب جوڑ ہی کاٹ ڈالیں ، ابن حجش کھجور کی شاخ سے ہی لڑنے لگے وہ نہ تو نیزے والی تھے اور نہ ہی تیر انداز ، طفیل کی لاثھی یوں روشنی دیتی ہے گویا قندیل میں رکھا ہوا زیتون کے تیل سے روشن بتی والا چراغ ہو۔

قدیم قصیدہ کے اسلوب کو برقرار رکھتے ہوئے دیار محبوب کی طرف جانے والی کو پیغام دینا ، بارگاہ محبوب کے آداب کی پاسداری

پر تاکید اور عاشق دلفگار کی حالت زار بیان کر کے محبوب کی توجہ کا طالب ہونا اور اسی نوعیت کے دوسرے رجحانات کا اندلسی نعتیہ شاعری میں واضح اظہار ہوتا ہے، لسان الدین ابن الخطیب (۱۶) کا قصیدہ جو انہوں نے سال ۶۱۳ھ کی محفل میلاد میں سنایا، چند آیات یہ ہیں (۱۷)

نشدتک یا ركب الحجاز تضاءلت

لک الارض مہما استعرض السہل وامتدا

اذا أنت شافہت الدیار بطیبۃ

وجنت بہا القبر المقدس واللحد

وأتست نورا من جناب محمد

یجلی القلوب الغلف والاعین الرمدا

قُتِبَ عن بعید الدار فی ذلک الحمی

واذربہ دمعاً و عفرہ خدّاً

وقل یا رسول اللہ عید تقاصرت

خطاه واضحی من احبّته فردا

ترجمہ : اے حجاز کے سوار! زمین کے طویل و عریض میدان تمہارے لٹے سکتے جائیں، جب طیبہ کی سر زمین دیکھے اور وہاں اس قبر مقدس پر حاضر ہو تو بارگاہ محمدی کے نور سے مانوس ہو جانا کیونکہ یہ نور بند دلوں کو اور آشوب زدہ نگاہوں کو جلا بخشتا ہے۔ اپنے گھر سے دور اس پناہگاہ میں رجوع کر، اپنے آنسو بہا اور خاک پاک اپنے رخسار پر ڈال دے، عرض کرنا یا رسول اللہ ایک غلام ہے جس کے قدم چلنے سے قاصر ہیں اور وہ چاہنے والوں سے بچھڑ کر تنہا رہ گیا ہے۔

مدیح الرسول کی صنف میں لسان الدین ابن الخطیب کا کلیدی

کردار ہے، ان کی اولاد اور تلامذہ کی ایک کثیر تعداد کو نعتیہ

شاعری میں درجہ کمال حاصل تھا۔ یہ لوگ محض شاعر ہی نہ تھے بلکہ علوم شریعت کے ماہر بھی تھے، اس لئے ان کے نعتیہ قصائد میں قرآن و سنت اور تاریخ و آثار کے حوالے ملتے ہیں، اندلس میں قاضی عیاض کی „کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى“ بڑی مقبول تھی، ہر خاص و عام اس کتاب کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتا، یہی وجہ ہے کہ نعتیہ قصائد کے مضامین کا سب سے بڑا ماخذ بھی یہی کتاب ہے۔ لسان الدین ابن الخطیب کے متعدد قصائد ہیں جو انہوں نے امراء و سلاطین کے زیر اہتمام محافل میلاد میں پڑھے، ان کے قصائد میں مضامین کے اعتبار سے خاصا تنوع پایا جاتا ہے۔ رسول اللہ کے فضائل، محاسن، شمائل اور معجزات و کرامات کا بیان ان کی سیرت، تاریخ اور علوم دینیہ سے آگہی کا عمدہ ثبوت ہے۔ ادبی اور اسلوب نگارش کے اعتبار سے وہ نظم و نثر دو میں ایک دبستان اور روایت کے بانی ہیں۔ یوم ولادت رسولؐ پر ان کے قصیدے کے چند اشعار (۱۸) :

لمولدك اهتز الوجود فاشرقت

قصور بصرى ضاءت الهضب والوهدا

ومن رعبه الاوثان خرت مهابة

ومن هولاه ايوان كسرى قد انهدا

رعى الله منه ليلة اطلع الهدى

على الارض من آفاقها القمر السعدا

ترجمہ : آپ کی ولادت سے کائنات جھوم اٹھی، بصری کے محلات تک روشنی پھیل گئی، بلندی و پستی چمک اٹھی، آپ کے رعب سے بت اوندھے منہ گر پڑے اور آپ کے دبدبہ سے ایوان کسری گر گیا، اس رات کی خیر ہو جس میں زمین پر بلندیوں سے ہدایت کا خوش بختی والا چاند طلوع ہوا۔

عبدالله بن لسان الدین ابن الخطیب نے اپنے والد کی روایت کو برقرار رکھا ، سال ۶۳ھ کی محفل میلاد میں نعتیہ قصیدہ پڑھا جس کا ایک شعر یوں ہے (۱۹)

واکرم بلیسلة میلادہ

علی کل وقت و عصر و جیل

محفل میلاد سال ۶۵ھ کے قصیدے میں سے چند اشعار ذیل میں ہیں (۲۰)۔

لله مولده الذی انواره

صدعت ظلال للضلال بهیما

شرعت من التائید سیف ہدایة

اردت ظبہاء فارسا والروما

ترجمہ : آپ کا یوم ولادت تو اتنا عظیم ہے کہ اس دن کے انوار نے گمراہی کی سخت تاریکیوں کو بھاڑ ڈالا ، تائید الہی سے ہدایت کی ایسی تلوار سونت لی جس نے فارس و روم کو تباہ کر دیا۔ یوم ولادت سید المرسلین کی مناسبت سے ابن الجیان کے نعتیہ قصائد اور بالخصوص صلوة و سلام اندلسی شاعری کے امتیازات و خصائص کا نمائندہ ہیں ملاحظہ ہو (۲۱)

دنت النجوم الزھر یوم ولادته

ورأت حلیمة اية لسیادته

وتحدثت سعد بذكر سعاداته

فتفاءلوا نعم الیتیم یتیم

صلوا علیہ وسلموا تسلیم

ترجمہ : آپ کی ولادت کے روز روشن ستارے قریب آ گئے ، حلیمہ نے آپ کی سیادت (سروری) کی نشانی دیکھ لی ، سعدیہ نے

اپنی خوش بختی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اسے نیک فال جانا اور کہا یہ یتیم بہت خوب ہے۔

درود و سلام پر مشتمل اکثر قصائد تخمیس کی نوع سے ہیں ، ابو اسحاق ابراہیم بن سہل الأشبیلی (۲۲) کا اس اسلوب میں قصیدہ میلادیہ ہے (۲۳)۔

ابدی جبین آیہ شاہد نورہ

سجعت بہ الکھان قبل ظھورہ

کالطیر غرد معربا بصفیرہ

عن وجہ اصباح یطل نسیم

صلوا علیہ وسلموا تسلیما

ترجمہ : آپ کے والد محترم کی پیشانی نے آپ کے نور کو ظاہر کیا ، کاهنوں نے آپ کے ظہور سے قبل ہی اس نور کی توصیف کی گویا پرندہ اپنی آواز سے اس طلوع صبح کی خبر دے رہا ہے جو باد نسیم کو اوپر سے جھانکتا ہے۔

اندلسی نعتیہ شاعری میں درود و سلام پر مبنی تخمیس کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ تقریباً ہر نعت گو شاعر نے اس اسلوب میں کلام موزون کیا اور بدیع کے حوالے سے اس میں خوب جدت پیدا کی۔ مثلاً مالک بن المرسل مالمی کا ایک نعتیہ قصیدہ ہے ہر بند کو خاص حرف تہجی سے شروع کیا اور اسی پر ختم کیا اور پھر یہ قطعات حروف ہجاء کی ترتیب کے ساتھ ہیں۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو (۲۴)

الف ، اجل الانبیاء نبی

بضیائہ شمس النهار تضحی

وبہ یؤمل محسن و مسینی

فضلا من اللہ العظیم عظیم

صلوا عليه وسلموا تسليما

قاف ، قوافی النظم عنه تصنیق

أیطيقه الإنسان لیس یطیق

فالخلق فی التقصیر عنه خلیق

ولو أنهم ملثوا الفضاء رقوما

صلوا عليه و سلموا تسليما

ترجمہ : الف ، انبیاء میں سے عظیم بنی جس کی چمک سے دن کا سورج چمک پاتا ہے ، نیک و بد کی امید آپ ہی سے وابستہ ہے ، آپ اللہ کی طرف سے فضل عظیم ہیں۔

قاف : قافیہ شعر آپ کے بارے تنگ دامن ہو جاتے ہیں ، بھلا کوئی انسان آپ کے وصف و ثناء کا حق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے ؟ طاقت نہیں رکھتا ، مخلوق آپ کے وصف سے عاجزی کے لائق ہے خواہ وہ کائنات کے صفحہ کو لکھنے سے بھر دیں ۔

طبقة صوفیاء میں سے ابن العزیز متوفی ۵۳۶ھ کا نام مدح الرسولؐ میں بہت نمایاں ہے۔ ،،مطالع الانوار و منابع الاسرار، کے چند آخری اشعار مطالعہ فرمائیے (۲۵)

صلی الا له علی النبی اہادی

مالاذت الارواح بالاجساد

صلی علیہ اللہ ما ہمع الحیا

فسقی البلاد برائح أو غادی

صلی علی خیر الانام محمد

من خصہ بالنور و الارشاد

صلی الا له علی رسول خاتم

ختم النبوة بالکتاب الہادی

ترجمہ : اللہ کی طرف سے رحمت ہو نبی ہادی پر جب تک ارواح جسموں میں پناہ گزین ہیں۔ اللہ کی طرف سے رحمت ہو آپ پر جب تک موسلا دھار بارش ہوتی رہے اور صبح و شام شہروں کو سیراب کرتی رہے ،

اللہ کی طرف سے سلام ہو محمد پر جو خیر الانام ہیں اور جنہیں اللہ نے نور و ارشاد کے ساتھ خاص کر دیا۔

اللہ کی طرف سے سلام ہو رسول خاتم پر کہ ہدایت والی کتاب دے کر آپ پر نبوت کو ختم کر دیا۔

اسی طرح تسدیس میں محمد بن العفیف الحسنی الصفوی (۲۶۱) کے علاوہ بہت سے شعراء نے قصائد نظم کیں۔

چونکہ اس مضمون میں نعتیہ قصائد کے تفصیلی موضوعات اور ان کے شواہد کا احاطہ مقصود نہیں اس لئے اشارات اور منتخبات پر اکتفا کیا گیا ، بایں ہمہ اس سرسری جائزہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نعتیہ شاعری ایک خاص طبقہ میں روایت کا درجہ رکھتی ہے اس سے مراد صوفیاء و صالحین اور ان کے معتقدین کا گروہ ہے۔ صوفیاء اندلس میں سے شیخ محی الدین ابن عربیؒ کا نام قابل ذکر ہے۔ اپنی شہرہ آفاق تصنیف „الفتوحات المکیة“ میں ہزاروں اشعار بارگاہ رسالت میں نذر کرتے ہیں۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو (۲۷)

الابایی من کان ملکا وسیدا

وادم بین الماء والطين واقف

فذاک الرسول الابطحی محمد

له فی العلا مجد تلید وطارف

اذا رام امرا لا یکون خلافة

ولیس لذاک الامر فی الکون صارف

ترجمہ : میرے ماں باپ قربان اس شاہ اور سردار پر جو اس وقت بھی
تھا جب آدم پانی اور گارے میں تھے -

محمدؐ بطحا کے والی اور وہ عظیم رسول ہیں جن کی بزرگی قدیم
موروثی بھی ہے اور نئی بھی -

جب وہ کسی امر کا ارادہ کر لیتے ہیں ، تو اس کے خلاف نہیں ہو
سکتا ، کائنات میں کوئی اس امر سے آپ کو پھیر نہیں سکتا -

يا حبذا المسجد من مسجد

وحبذا له الروضة من مشهد

وحبذا طيبة من بلدة

فيها ضريح المصطفى احمد

صلى عليه الله من سيد

لولاہ لم نفلح ولم نهتد

ترجمہ : مسجدوں میں سے مسجد نبوی خوب ہے ، اور زیارت گاہوں
میں سے روضہ رسول خوب ہے ، شہروں میں طیبہ خوب ہے جس میں
احمد مصطفیٰ کی قبر انور ہے ، اس سرور کائنات پر اللہ کی رحمت
ہو ، وہ نہ ہوتے تو نہ ہم فلاح پاتے اور نہ ہدایت -

موضوعات مدح الرسولؐ کی نسبت سے اندلسی نعتیہ شاعری کا
ایک اور پہلو بھی سامنے آتا ہے وہ یہ کہ آپ کی ذات والا صفات سے
محبت اور تعظیم کے ساتھ ساتھ آپ کے متعلقات بھی لائق تعظیم و
احترام اور ذریعہ برکت گردانے جاتے - اس پس منظر میں نقش نعل
پاک کی برکت کو والہانہ انداز میں نظم کیا گیا - اس موضوع پر
مقری کی ایک مستقل تالیف ،،فتح المتعال فی مدح النعال،، سے ایک
اندلسی خاتون کے قصیدے کے چند ایات بطور نمونہ پیش کئے جاتے

سالم التمثال اذا لم اجد

للم نعل المصطفى من سبيل

لعلنى احظى بتقبيله

فى جنة الفردوس اسنى مقيل

ترجمہ : اگر مصطفیٰ کے نعل پاک کو چہرے پر رکھنے کی کوئی صورت نہ بنی تو میں اس کے نقش پاک ہی کو اپنے چہرے پر رکھوں گی تاکہ مجھے اس کے چومنے کی برکت سے جنت الفردوس میں بلند ٹھکانہ نصیب ہو۔

عربی زبان کے علاوہ مورسکی اور اسپانوی زبانوں میں بھی یہ صنف شاعری منتقل ہوئی۔ عیسیٰ بن جابر کے قصائد مدحیہ میں سے چند آیات کا عربی ترجمہ پیش خدمت ہے (۲۹)

یا ربنا ، صلّ علیہ

واشملنا بحبک معہ

واخرجنا فی جماعته

فی رحاب محمد

یا جیبی یا محمد والصلاة علی محمد

ومن یرد حسن المال

وبلوغ المقام العالی

فلیکتر فی ظلام اللیالی

من الصلاة علی محمد

یا جیبی یا محمد . والصلاة علی محمد

اسپانوی زبان واقعہ اسراء و معراج کے ساتھ ڈانٹے کی Paradise Lost کو اتنی مناسبت ہے کہ اس رائے کے قائم کرنے میں کوئی قباحت نہیں کہ مذکور بالا کتاب کا اصلی ماخذ اسلامی ادب ہے (۳۰)

حواشی و مراجع

- ۱- تیارات النقد الأدبی فی الأندلس، ص ۱۱ د. مصطفیٰ علیان عبدالرحیم مؤسسة الرسالة، بیروت ۱۹۸۶م
- ۲- تفصیل دیکھتے مقدمہ ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد بن خلدون متوفی ۸۰۸ھ صفحات ۳۲۷- ۵۱۳ منشورات الاعلمی للطبوعات، بیروت بلا تاریخ ظہر الاسلام، احمد امین المصری: ۸۲/۲- ۹۸، دارالکتب العربی بیروت، لبنان ۱۹۶۹م
- ۳- موشح کی لغوی اور اصلاحی تحقیق دیکھتے تاج العروس: ۲/۲۶۶، مقدمہ ابن خلدون ص ۵۸۲، ۵۸۸، تاریخ آداب العرب للرافعی: ۲/۱۶۰، تاریخ الفکر الاندلسی ص ۱۳۳، زجل، دیکھتے تاریخ الفکر الاندلسی ص ۱۳۳، الزجل فی الأندلس، د. عبدالعزیز الہوانی، نفع الطیب: ۹/۲۲۸، تاریخ النقد الادبی عند العرب ص ۵۰۸، د. احسان عباس، دارالتقافة بیروت ۱۹۸۶م، ظہر الاسلام: ۳/۱۸۷- ۱۹۹- ۲۰۳
- ۴- نفع الطیب، احمد المقری: الباب الخامس والیاب السادس، تاریخ الادب الاندلسی (عصر سیادة قرطبه) ص ۱۱، دار الثقافة، ۱۹۶۹م۔
ظہر الاسلام: ۳/۵۶- ۶۳، ۱۰۶، ۲۲، ۲۷۔
- ۵- کتاب الاغانی، ابو الفرج الاصفہانی: اخبار حسان بن ثابت، ۳/۱۲۷- ۱۴۰ مؤسسة جمال للطباعة والنشر، بیروت بلا تاریخ
- ۶- نفع الطیب، احمد مقری: ۹/۲۱۳- ۲۱۵
- ۷- کعب بن زہیر کا مشہور قصیدہ ہے اس کا پہلا بیت ہے
یا نبت سعاد فقلبی الیوم میتول متیم اثر ہالم یفد مکبول
- ۸- المجموعۃ النہائیة فی المدائح النبویة، یوسف النہائی: ۱/۶۰۱ مطبعة المعارف بیروت ۱۳۲۰ھ۔
- ۹- ایضاً: ۱/۶۰۲
- ۱۰- ایضاً: ۲/۲۸۵
- ۱۱- ایضاً: ۲/۳۳۹
- ۱۲- ایضاً: ۵۲
- ۱۳- المجموعۃ النہائیة فی المدائح النبویة: ۳/۵۲
- ۱۴- امرؤ القیس جاہلی شعراء میں سہ ہے۔ معلقات میں پہلا قصیدہ اسی کا ہے۔ یہاں جس قصیدے سے اقتباس ہے وہ معلقات میں شامل نہیں۔
- ۱۵- المجموعۃ النہائیة: ۲۲۸- ۳۲۹
- ۱۶- مقری نے اپنی کتاب نفع الطیب کی آخری جلد میں لسان الدین بن الخطیب اور ان کے تلامذہ کی علمی و ادبی خدمات پر مفصل لکھا۔ وہ بلوشہ میں پیدا ہوئے، غرناطہ میں پروان چڑھے، وزارت کے عہدے پر فائز رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں وفات ۷۶۷ھ میں ہوئی۔ معجم المؤلفین: ۱۰/۲۱۶
- ۱۷- المجموعۃ النہائیة: ۲/۲۸

- ۱۸ - ایضاً : ۳۱/۲
- ۱۹ - ایضاً : ۳۵۱/۳
- ۲۰ - ایضاً : ۹۴/۳
- ۲۱ - فتح الطیب : ۲۹۰/۱۰
- ۲۲ - ابراہیم بن سہل الاسرائیلی (متوفی ۶۳۹ ھ) کا شمار ادبہاء و شعراء میں ہوتا ہے۔ پہلے یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے . مدح رسولؐ میں کئی شعر کہے۔ معجم المؤلفین : ۱ / ۲۴
- ۲۳ - فتح الطیب : ۲۹۹ / ۱۰
- ۲۴ - ایضاً : ۳۰۸ ، ۳۰۷ / ۱۰
- ۲۵ - ایضاً : ۳۳۵ / ۱۰
- ۲۶ - ایضاً : ۳۳۱ / ۱۰
- ۲۷ - الفتوحات المکیة : الشيخ الاکبر محی الدین ابن عربی الطائی (دار الکتب العربیة الکبریٰ، مصر)
- ۲۸ - فتح المتعال فی مدح المتعال، احمد المقرئ . ص ۲۷۳ . طبعہ اولی . دائرہ معارف نظامیہ . ۱۳۳۳ھ
- اس موضوع پر اندلسی شعراء کا کلام اسی کتاب کے صفحات ۲۶۷ ، ۲۷۲ اور ۲۷۶ میں دیکھا جا سکتا ہے۔
- ۲۹ - تاریخ الفكر الاندلسی . مترجم حسین مؤنس . ص ۵۱۶ ، ۵۱۷ . طبعہ اولی . مکتبہ النهضة المصریة ، ۱۹۵۵ م .
- ۳۰ - ایضاً : ص ۵۵۱ - ۵۵۲ .





كتابة زخرفية بخط ثلثي جلي نصها : « عليك
عون الله » ، من كتابات البابا الخطاط تقليداً
للوحة ، كتبها « سامي » سنة ٣٠٧ هـ .